6۔ پہلی فتح ـــ نسیم حجازی

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 49 : ○ **دمشق** : شام کا مشہور شہر ○ **قیادت** : سربراہی، رہنمائی ○ **کم سن** : کم عمر ○ **بصرہ** : عراق کا مشہور شہر ○ **کوفہ** : عراق کے مشہور شہر کا نام ○ **سالار** : سربراہ، قائد ○ **غیور** : غیرت مند ○ **بے کس** : بے بس، لاچار ○ **تبلیغ** : کسی مقصد کی اشاعت کرنا ○ **معمّر** : بوڑھا، عمر رسیدہ ○ **بہم پہنچانا** : مہیا کرنا ○ **تقلید** : پیروی ○ **اعانت** : مدد ○ **بیت المال** : حکومتی خزانہ

صفحہ نمبر 50 : ○ **حجاج بن یوسف** : عراق کا گورنر ○ **دیبل** : سندھ کی قدیم بندرگاہ ○ **مکران** : بلوچستان کا ساحلی شہر ○ **سامانِ رسد** : فوج کی ضرورت کا سامان ○ **شیراز** : ایران کا مشہور شہر ○ **لسبیلہ** : بلوچستان کا ایک شہر ○ **تیرانداز** : تیر چلانے والے ○ **آن کی آن میں** : بہت تھوڑے وقت میں ○ **شتر سوار** : اُونٹ سوار ○ **پریشان کن** : پریشان کرنے والا ○ **بدکنا** : سواری کے جانور کا بدحواس ہو جانا ○ **منظّم کرنا** : ترتیب دینا ○ **ہراول** : فوج کا سب سے آگے چلنے والا دستہ ○ **پیادہ** : پیدل

صفحہ نمبر 51 : ○ **کترا کر بھاگتی** : پیچھا چھڑا کر بھاگتی ○ **پڑاؤ ڈالنا** : عارضی طور پر رکنا، آرام کے لیے ٹھہرنا ○ **شب خون** : رات کو اچانک حملہ ○ **آس پاس کے** : قریبی ○ **کوس** : فاصلے کا قدیم پیمانہ، تین کلومیٹر سے کچھ زائد فاصلہ ○ **مستقر** : مرکز، ٹھکانہ ○ **مجلس شوریٰ** : مشاورت کی مجلس ○ **صلاح** : مشورہ ○ **شکست خوردہ ذہنیت** : ہاری ہوئی سوچ ○ **عقب** : پچھلا حصہ ○ **پیش قدمی** : آگے بڑھنا ○ **منقسم** : تقسیم

صفحہ نمبر 52 : ○ **اطراف** : طرف کی جمع ○ **احکام** : حکم کی جمع، ○ **ان شاء اللہ** : اگر اللہ نے چاہا تو ○ **تدبیر** : حربہ ○ **رستم** : جنگِ قادسیہ میں ایرانی فوج کا سپہ سالار جو اپنی طاقت اور بہادری کی وجہ سے مشہور تھا ○ **خود اعتمادی** : خود پر بھروسا ○ **عدم موجودگی** : غیر موجودگی، موجود نہ ہونا ○ **بددل ہونا** : مایوس ہونا ○ **مثنیٰ** : مثنیٰ بن حارثہ، مسلمان سپہ سالار جو شہادت کے رُتبے پر فائز ہوئے۔

صفحہ نمبر 53 : ○ **ترغیب دینا** : راغب کرنا ○ **متقاضی** : تقاضا کرنے والا

سبق کا خلاصہ

دیبل (سندھ) پر حملہ کرنے کے لیے مسلم فوج کی قیادت سترہ سالہ محمد بن قاسم کے سپرد کی گئی تھی۔ نمازِ فجر کے بعد دمشق کے لوگ اِس فوج کا جلوس دیکھ رہے تھے۔ دمشق تا بصرہ راستے کے ہر شہر سے لوگ فوج میں شامل ہوئے۔ کوفہ اور بصرہ میں مسلم خواتین اپنے مردوں کو لشکر کا حصہ بننے پر آمادہ کر رہی تھیں۔ زبیدہ سمیت نوجوان خواتین اور محمد بن قاسم کی والدہ کی تبلیغ سے قوم میں زبردست جوش و جذبہ پیدا ہوا تھا۔ زبیدہ نے فوجیوں کو جنگی ساز و سامان مہیا کرنے کے لیے اپنے زیورات بیچ دیئے تھے۔ بصرے کی دیگر لڑکیوں نے اِس

مثال سے متاثر ہوکر بیت المال کو سونے چاندی سے بھر دیا تھا دیگر شہروں میں بھی لاکھوں روپے جمع ہوئے تھے۔ قوم کی غیور بیٹی ناہید کی فریاد ہر گھر تک پہنچی تھی۔ محمد بن قاسم کی بصرہ آمد سے پہلے گورنر مکران نے حجاج کو پیغام بھیجا تھا کہ گورنر دیبل نے مسلمانوں کے بیس رُکنی سفارتی وفد کے اٹھارہ ارکان کو قتل کر دیا ہے۔ اِس خبر نے عوام کو مزید مشتعل کر دیا تھا۔ دمشق سے روانگی کے وقت مسلم فوج کی تعداد پانچ ہزار تھی جو بصرہ سے روانگی کے وقت بارہ ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ محمد بن قاسم شیراز سے مکران اور پھر لسبیلہ پہنچا۔ اس علاقے میں بھیم سنگھ اپنے بیس ہزار فوجیوں سمیت موجود تھا۔ اس نے گوریلا جنگ کا طریقہ اپنایا تھا۔ اس کے تیس چالیس سپاہیوں کا گروہ اچانک نمودار ہوتا مسلم فوج پر تیر اور پتھر برساتا اور غائب ہو جاتا۔ گھڑ سوار تو اپنا بچاؤ کر لیتے لیکن شتر سوار دستوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ محمد بن قاسم نے پیادہ دستوں کی تعداد بڑھا دی مگر مسئلہ حل نہ ہوا گوریلا حملہ آوروں کا ایک گروہ مسلم فوج کو اپنی طرف متوجہ کرتا اور دوسرا گروہ دوسری طرف سے ہلہ بول دیتا۔ شب خون کے ڈر سے کم از کم چوتھائی فوج کو پہرہ دینا پڑتا تھا۔

جاسوس نے اطلاع دی کہ شمال میں بیس کوس دور ایک مضبوط قلعہ بھیم سنگھ کے لشکر کا مرکز ہے۔ محمد بن قاسم نے مجلس شوریٰ بلائی بعض سالاروں نے قلعے سے دور رہتے ہوئے ساحل کا قریبی ہموار راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا لیکن محمد بن قاسم نے کہا ہمیں علاقہ کو دُشمن سے پاک کرنا چاہیے قلعہ دُشمن کی اہم دفاعی چوکی ہے۔ ہم نے اِسے فتح کر لیا تو دُشمن علاقہ خالی کر دے گا اور اِس کے دیبل پہنچنے والے سپاہی شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ کریں گے ہم یہاں سے کترا کر نکل گئے تو دُشمن کا حوصلہ بڑھ جائے گا اور ہمارا عقب غیر محفوظ رہے گا۔ قلعہ فتح ہونے کے بعد پہاڑیوں میں موجود دُشمن فوج ہمارے ساتھ فیصلہ کن جنگ لڑنے کی کوشش کرے گی۔ محمد بن قاسم نے خیال ظاہر کیا کہ قلعہ کے محافظین پہاڑیوں پر منقسم ہیں۔ میں پانچ سو پیادے سپاہی لے کر آج سورج نکلنے سے پہلے قلعے پر حملہ کرنا چاہتا ہوں باقی فوج پیش قدمی جاری رکھے صبح تک قلعہ فتح ہونے کی خبر پہنچ جائے تو پیش قدمی رُوک کر میرے احکام کا انتظار کریں۔ قلعہ فتح ہونے کے بعد دُشمن نے کسی جگہ منظم ہو کر مقابلہ کرنا چاہا تو میں آپ سے آملوں گا اور اگر دُشمن نے قلعہ دوبارہ فتح کرنا چاہا تو آپ وہاں پہنچ جائیں۔ اس پر ایک بوڑھا سالار بولا کہ سپہ سالار فوج کا آخری سہارا ہوتا ہے اس لیے آپ کا فوج کے ساتھ رہنا ہی مناسب ہے۔ محمد بن قاسم نے جواب دیا کہ جنگ قادسیہ میں ایرانیوں نے اپنے سپہ سالار رستم پر مکمل انحصار کیا۔ رستم مارا گیا تو ایرانی فوج مٹھی بھر مسلمانوں سے شکست کھا گئی۔ مسلمان سپہ سالار سعدؓ بن ابی وقاص گھوڑے پر چڑھنے کے قابل نہ تھے لیکن مسلم فوج کو ان کی عدم موجودگی کا احساس نہ تھا غیر مسلم بادشاہوں اور سالاروں کے لیے لڑتے ہیں جب کہ مسلمان صرف خدا کے لیے جہاد کرتا ہے اسی لیے مجاہدین اسلام نے سپہ سالار کی شہادت پر بھی ہتھیار نہیں ڈالے۔ میری دُعا ہے کہ خدا مجھے رستم نہیں بلکہ مثنیٰؓ بنائے جن کی شہادت نے مجاہدین کو شوقِ شہادت سے سرشار کر دیا تھا۔ میرے نزدیک سپاہیوں کے پہرے میں چھپے سپہ سالار کی جان کی